بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوالات کتاب "حجۃ الاسلام"

سوال نمبر۔1: **حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ کی انسان سے محبت کی کون سی دو علامات تحریر کی ہیں؟**

جواب: حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی درج ذیل دو علامات تحریر فرمائی ہیں۔

پہلی علامت " خدا تعالیٰ کی محبت یہ ہے کہ پہلے تو اُن کے دلوں پر سے پردہ اُٹھاوے جس پردہ کی وجہ سے اچھی طرح انسان خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں رکھتا اور ایک دُھندلی سی اور تاریک معرفت کے ساتھ اس کے وجود کا قائل ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات امتحان کے وقت اسکے وجود سے ہی انکار کر بیٹھتا ہے اور یہ پردہ اُٹھایا جانا بجز مکالمہ الٰہیہ کے اور کسی صورت سے میسر نہیں آسکتا پس انسان حقیقی معرفت کے چشمہ میں اس دن غوطہ مارتا ہے جس دن خدا تعالیٰ اس کو مخاطب کر کے انا الموجود کی اس کو آپ بشارت دیتا ہے۔ تب انسان کی معرفت صِرف اپنے قیاسی ڈھکوسلے یا محض منقولی خیالات تک محدود نہیں رہتی بلکہ خدا تعالیٰ سے ایسا قریب ہو جاتا ہے کہ گویا اس کو دیکھتا ہے اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان اسی دن انسان کو نصیب ہوتا ہے کہ جب اللہ جلّ شانہٗ اپنے وجود سے آپ خبر دیتا ہے۔"

دوسری علامت:"دُوسری علامت خدا تعالیٰ کی محبت کی یہ ہے کہ اپنے پیارے بندوں کو صرف اپنے وجود کی خبر ہی نہیں دیتا بلکہ اپنی رحمت اور فضل کے آثار بھی خاص طور پر اُن پر ظاہر کرتا ہے اور وہ اس طرح پر کہ اُنکی دُعائیں جو ظاہری اُمیدوں سے زیادہ ہوں قبول فرما کر اپنے الہام اور کلام کے ذریعہ سے انکو اطلاع دے دیتا ہے تب اُن کے دل تسلّی پکڑ جاتے ہیں کہ یہ ہمارا قادر خدا ہے جو ہماری دُعائیں سُنتا اور ہم کو اطلاع دیتا اور مشکلات سے ہمیں نجات بخشتا ہے۔"

سوال نمبر۔2: خدا تعالیٰ کے مقربوں اور غیر مقربوں کی خوابوں میں کیا فرق ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا ہے: " اگرچہ جگانے اور متنبّہ کرنے کے لئے کبھی کبھی غیروں کو بھی سچی خواب آسکتی ہی مگر اس طریق کا مرتبہ اور شان اور رنگ اور ہے یہ خدا تعالیٰ کا مکالمہ ہے جو خاص مقربوں سے ہی ہوتا ہے اور جب مقرب انسان دُعا کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنی خدائی کے جلال کیساتھ اس پر تجلّی فرماتا ہے اور اپنی رُوح اُس پر نازل کرتا ہے اور اپنی محبت سے بھرے ہوئے لفظوں کے ساتھ اس کو قبولِ دُعا کی بشارت دیتا ہے"

سوال نمبر۔3: حضرت مسیح موعودؑ نے سچے مذھب کی کیا نشانی بتائی ہے اور اب کونسا مذھب سچا ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا ہے: "اور سچے مذہب کی یہی نشانی ہے کہ اس مذہب کی تعلیم سے ایسے راستباز پیدا ہوتے رہیں جو محدث کے مرتبہ تک پہنچ جائیں جن سے خدا تعالیٰ آمنے سامنے کلام کرے اور اسلام کی حقّیت اور حقانیت کی اوّل نشانی یہی ہے کہ اس میں ہمیشہ ایسے راستباز جن سے خدا تعالیٰ ہمکلام ہو پیدا ہوتے ہیں۔ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا ۔ سویہی معیار حقیقی سچے اور زندہ اور مقبول مذہب کی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ یہ نور صرف اسلام میں ہے عیسائی مذہب اس روشنی سے بے نصیب ہے۔"

سوال نمبر۔4 : ڈاکٹر پادری کلارک صاحب کا جنگ مقدس کے مباحثہ سے کیا مقصد تھا؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا ہے: " انہوں نے اپنے خط میں یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ یہ جنگ ایک پورے پورے فیصلہ کی غرض سے کیا جائے گا اور یہ بھی دھمکی دی کہ اگر علماء اسلام نے اس جنگ سے مُنہ

پھیر لیا یا شکست فاش کھائی تو آئندہ ان کا استحقاق نہیں ہو گا کہ مسیحی علماء کے مقابل پر کھڑے ہو سکیں یا اپنے مذہب کو سچا سمجھ سکیں یا عیسائی قوم کے سامنے دم مار سکیں۔"

سوال نمبر۔5 : حضرت مسیح موعودؑ نے ان کے اس چیلنج کا کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا ہے: "یہ عاجز انہیں روحانی جنگوں کے لئے مامور ہو کر آیا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام پا کر یہ بھی جانتا ہے کہ ہر ایک میدان میں فتح ہم کو ہے اس لئے بلا توقف ڈاکٹر صاحب کو بذریعہ خط کے اطلاع دی گئی ہے کہ ہماری عین مراد ہے کہ یہ جنگ وقوع میں آ کر حق اور باطل میں کُھلا کُھلا فرق ظاہر ہو جائے اور نہ صرف اسی پر کفایت کی گئی بلکہ چند معزز دوست بطور سفیران پیغامِ جنگ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں بمقام امرت سر بھیجے گئے"

سوال نمبر۔6 : مباحثہ کے لئے کون سا شہر مقرر ہوا نیز بنیادی شرائط کیا تھیں؟

جواب: مقام مباحثہ امرت سر قرار پایا۔ اور درج ذیل شرائط طے ہوئیں۔

1۔ ڈاکٹر صاحب کی طرف سے اِس جنگ کا پہلوان مسٹر عبد اللہ آتھم سابق اکسٹرا اسسٹنٹ تجویز کیا گیا۔

2۔ فریقین تین تین معاون اپنے ساتھ رکھنے کے مجاز ہونگے.

3۔ ہر یک فریق کو چھ چھ دن فریق مخالف پر اعتراض کرنے کے لئے دیئے گئے.

4۔ مجلسی انتظام کے لئے ایک ایک صدر انجمن مقرر ہو جو فریق مخالف کے گروہ کو شور و غوغا اور ناجائز کارروائی اور دخل بیجا سے روکے۔

5۔ ہر یک فریق کے ساتھ پچاس سے زیادہ اپنی قوم کے لوگ نہیں ہونگے اور فریقین ایک سو ٹکٹ چھاپ کر پچاس پچاس اپنے اپنے آدمیوں کے حوالہ کریں گے اور بغیر دکھلانے ٹکٹ کے کوئی اندر نہیں آ سکے گا۔

سوال نمبر۔7 : مندرجہ بالا شرائط کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ نے اور کونسی شرط پیش کی؟

جواب : حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایاہے: ''مناسب ہے کہ چھ دن کے بعد یعنی جب فریقین اپنے اپنے چھ دن پورے کر لیں تو ان میں مباہلہ بھی ہو اور وہ صرف اس قدر کافی ہے کہ فریقین اپنے مذہب کی تائید کے لئے خدا تعالیٰ سے آسمانی نشان چاہیں اور ان نشانوں کے ظہور کے لئے ایک سال کی میعاد قائم ہو پھر جس فریق کی تائید میں کوئی آسمانی نشان ظاہر ہو جو انسانی طاقتوں سے بڑھ کر ہو جس کا مقابلہ فریق مخالف سے نہ ہو سکے تو لازم ہو گا کہ فریق مغلوب اس فریق کا مذہب اختیار کر لے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے آسمانی نشان کے ساتھ غالب کیا ہے اور مذہب اختیار کرنے سے اگر انکار کرے تو واجب ہو گا کہ اپنی نصف جائداد اس سچے مذہب کی امداد کی غرض سے فریق غالب کے حوالہ کر دے''

سوال نمبر۔8: حضرت مسیح موعودؑ نے مباہلہ کے لئے کون سے الفاظ تجویز فرمائے؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایاہے: ''اس طور سے دعا کرینگے کہ اے ہمارے خُدا اگر ہم دجل پر ہیں تو فریق مخالف کے نشان سے ہماری ذلّت ظاہر کر اور اگر ہم حق پر ہیں تو ہماری تائید میں نشان آسمانی ظاہر کر کے فریق مخالف کی ذلّت ظاہر فرما اور اس دُعا کے وقت دونوں فریق آمین کہیں گے اور ایک سال تک اسکی میعاد ہو گی''

سوال نمبر۔9: مباہلہ کے اگر ایک سال کے عرصہ میں دونوں طرف سے کوئی نشان ظاہر نہ ہو یا دونوں طرف سے ظاہر ہو تو پھر کیونکر فیصلہ ہو گا؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایاہے: ''تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ راقم اس صورت میں بھی اپنے تئیں مغلوب سمجھے گا اور ایسی سزا کے لائق ٹھہرے گا جو بیان ہو چکی ہے چونکہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور

ہوں اور فتح پانے کی بشارت پا چکا ہوں۔ پس اگر کوئی عیسائی صاحب میرے مقابل آسمانی نشان دکھلاویں یا میں ایک سال تک دکھلانہ سکوں تو میرا باطل پر ہونا کھل گیا"

سوال نمبر۔10 : حضرت مسیح موعودؑ کا یہ رسالہ "حجۃ الاسلام" روحانی خزائن کی کس جلد میں ہے۔ نیز اس جلد میں اور کونسی کتب شامل ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ کا یہ رسالہ "حجۃ الاسلام" روحانی خزائن کی جلد نمبر 6 میں ہے۔ نیز اس جلد میں اس کے علاوہ درج ذیل کتب بھی شامل ہیں۔

1۔ برکات الدعا۔ 2۔ سچائی کا اظہار۔

3۔ جنگ مقدس۔ 4۔ شہادت القرآن۔

سوال نمبر۔11 : عیسائی مذھب کے مناد مسٹر عبداللہ آتھم کو جب حضرت مسیح موعودؑ نے سچے مذھب کی علامت کے طور پر مقابل پر نشان دکھانے کے لئے فرمایا تو اس کا پادری صاحب نے کیا جواب دیا؟

جواب: پادری صاحب نے مقابل پر نشان دکھانے سے عاجز ہونے کا عجیب طرز پر جواب دیا جو درج ہے "ہم اس امر کے قائل نہیں ہیں کہ تعلیمات قدیم کیلئے معجزہ جدید کی کچھ بھی ضرورت ہے اس لئے ہم معجزہ کے لئے نہ کچھ حاجت اور نہ استطاعت اپنے اندر دیکھتے ہیں۔"

(روحانی خزائن جلد 6 ص 52)

سوال نمبر۔12 : پادری عبداللہ آتھم کے اس عجیب عذر کا حضرت مسیح موعودؑ نے کیا جواب تحریر فرمایا؟

جواب:　　　حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

"صاحبِ من میں نے معجزہ کا لفظ اپنے خط میں استعمال نہیں کیا بیشک معجزہ دکھلانا نبی اور مرسل من اللہ کا کام ہے نہ ہر یک انسان کا لیکن اس بات کو تو آپ مانتے اور جانتے ہیں کہ ہر ایک درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور ایمانداری کے پھلوں کا ذکر جیسا کہ قرآن کریم میں ہے انجیل شریف میں بھی ہے مجھے اُمید ہے کہ آپ سمجھ گئے ہو ں گے اس لئے طول کلام کی ضرورت نہیں۔مگر میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ایمانداری کے پھل دکھلانے کی بھی آپ کو استطاعت نہیں۔"　　　(روحانی خزائن جلد6ص 52)

سوال نمبر۔13 :حضرت مسیح موعودؑ نے پادری عبداللہ آتھم کو اپنے آنے کی جو غرض تحریر فرمائی ہے بیان کریں؟

جواب :　　　حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

" یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیاہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچاوے کہ دُنیا کے تمام مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اورخداتعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دارالنجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لا الٰہ الّا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ ہے وبس ۔اب کیا آپ اس بات پر طیار اور مستعد ہیں کہ نشان دیکھنے کے بعد اس مذہب کو قبول کر لیں گے ۔"　　　(روحانی خزائن جلد6ص 52/ 53)

سوال نمبر۔14 : حضرت مسیح موعودؑ نے مسٹر عبداللہ آتھم کو اسلام کی صداقت میں معجزہ دکھانے کے لئے کیا شرائط پیش کی تھیں؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا :

”پس اگر آپ مستعد ہیں تو چند سطریں تین اخباروں یعنی نور افشاں اور منشور محمدی اور کسی آریہ کے اخبار میں چھپوادیں کہ ہم خداتعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر یہ وعدہ کرتے ہیں کہ اگر اس مباحثہ کے بعد جس کی تاریخ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء قرار پائی ہے۔مرزاغلام احمد کی خداتعالیٰ مدد کرے اور کوئی ایسا نشان اس کی تائید میں خداتعالیٰ ظاہر فرماوے کہ جو اُس نے قبل از وقت بتلادیا ہو اور جیسا کہ اس نے بتلایا ہو وہ پورا بھی ہو جاوے تو ہم اس نشان کے دیکھنے کے بعد بلاتوقف مسلمان ہو جائیں گے اور ہم یہ بھی وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اس نشان کو بغیر کسی قسم کی بیہودہ نکتہ چینی کے قبول کر لیں گے اور کسی حالت میں وہ نشان نامعتبر اور قابل اعتراض نہیں سمجھا جائے گا بغیر اس صورت کے کہ ایسا ہی نشان اسی برس کے اندر ہم بھی دکھلادیں مثلاً اگر نشان کے طور پر یہ پیشگوئی ہو کہ فلاں وقت کسی خاص فرد پر یا ایک گروہ پر فلاں حادثہ وارد ہو گا اور وہ پیشگوئی اس میعاد میں پوری ہوجائے تو بغیر اس کے کہ اس کی نظیر اپنی طرف سے پیش کریں بہر حال قبول کرنی پڑے گی۔اور اگر ہم نشان دیکھنے کے بعد دین اسلام اختیار نہ کریں اور نہ اس کے مقابل پر اسی برس کے اندر اسی کی مانند کوئی خارق عادت نشان دکھلا سکیں تو عہد شکنی کے تاوان میں نصف جائداد اپنی امداد اسلام کے لئے اس کے حوالہ کریں گے اور اگر ہم دوسری شق پر بھی عمل نہ کریں اور عہد کو توڑدیں اور اس عہد شکنی کے بعد کوئی قہری نشان ہماری نسبت مرزا غلام احمد شائع کرنا چاہے تو ہماری طرف سے مجاز ہو گا کہ عام طور پر اخباروں کے ذریعہ سے یا اپنے رسائل مطبوعہ میں اسکوشائع کرے فقط یہ تحریر آپ کی طرف سے بقید نام و مذہب و ولدیت و سکونت ہو اور فریقین کے پچاس پچاس معزز اور معتبر گواہوں

کی شہادت اُس پر ثبت ہو تب تین اخباروں میں اس کو آپ شائع کرآدیں۔جبکہ آپ کا منشاء اظہار حق ہے اور یہ معیار آپ کے اور ہمارے مذہب کے موافق ہے تو اب برائے خدا اس کے قبول کرنے میں توقف نہ کریں۔" (روحانی خزائن جلد6ص 53)

سوال نمبر۔15 : حضرت مسیح موعودؑ نے مسٹر عبداللہ آتھم کو نشان نمائی کی دعوت میں ناکام ہونے پر اپنے لئے کونسی سزا تجویز فرمائی تھی؟

جواب:حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا کہ :

" اور اگر آپ یہ فرماویں کہ ہم تو یہ سب باتیں کر گذریں گے اور کسی نشان کے دیکھنے کے بعد اسلام قبول کر لیں گے یا دوسری شرائط متذکرہ بالا بجالائیں گے اور یہ عہد پہلے ہی سے تین اخباروں میں چھپوا بھی دیں گے لیکن اگر تم ہی جُھوٹے نکلے اور کوئی نشان دکھلا نہ سکے تو تمہیں کیاسزا ہو گی تو میں اس کے جواب میں حسب منشاء توریت سزائے موت اپنے لئے قبول کرتا ہوں اور اگر یہ خلاف قانون ہو تو کل جائداد اپنی آپکو دُوں گا۔جس طرح چاہیں پہلے مجھ سے تسلّی کرالیں۔"

(روحانی خزائن جلد6ص 54)

سوال نمبر۔16 : مسٹر عبداللہ آتھم نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعوت مباہلہ پر لکھا" مباہلات بھی از قسم معجزات ہی ہیں مگر ہم بروئے تعلیم انجیل کسی کے لئے لعنت نہیں مانگ سکتے۔جناب صاحب اختیار ہیں جو چاہیں مانگیں اور انتظار جواب ایک سال تک کریں۔" اس کا آپؑ نے کیاجواب دیا؟

جواب:حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا:

" صاحب من مباہلہ میں دوسرے پر لعنت ڈالنا ضروری نہیں بلکہ اتنا کہنا کافی ہوتا ہے کہ مثلاً ایک عیسائی کہے کہ میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ درحقیقت حضرت مسیح خدا ہیں اور قرآن خداتعالیٰ کی طرف سے نہیں اور اگر میں اس بیان میں کاذب ہوں تو خداتعالیٰ میرے پر لعنت کرے۔ سو یہ صورت مباہلہ انجیل کے مخالف نہیں بلکہ عین موافق ہے آپ غور سے انجیل کو پڑھیں۔"

(روحانی خزائن جلد 6 ص 56)

سوال نمبر۔17 : ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب نے میاں محمد بخش صاحب اور جنڈیالہ کے مسلمانوں کو اسلام اور عیسائیت کے درمیان فیصلہ کے لئے کیا تجویز پیش کی؟

جواب: ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب نے درج ذیل تجویز پیش کی۔

" ان دنوں میں قصبہ جنڈیالہ میں مسیحیوں اور اہل اسلام کے درمیان دینی چرچے بہت ہوتے ہیں اور چند صاحبان آپ کے ہم مذہب دین عیسوی پر حرف لاتے ہیں اور کئی ایک سوال و جواب کرتے اور کرنا چاہتے ہیں۔ اور نیز اسی طرح سے مسیحوں نے بھی دین محمدی کے حق میں کئی تحقیقاتیں کرلی ہیں اور مبالغہ ازحد ہو چلا ہے لہٰذا راقم رقیمہ ھٰذا کی دانست میں طریقہ بہتر اور مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک جلسہ عام کیا جائے جس میں صاحبان اہل اسلام معہ علماء و دیگر بزرگان دین کے جن پر کہ ان کی تسلّی ہو موجود ہوں۔ اور اسی طرح سے مسیحیوں کی طرف سے بھی کوئی صاحب اعتبار پیش کئے جاویں تاکہ جو باہمی تنازعہ ان دنوں میں ہو رہے ہیں خوب فیصل کئے جاویں اور نیکی اور بدی اور حق اور خلاف ثابت ہوویں۔ لہٰذا چونکہ اہل اسلام جنڈیالہ کے درمیان آپ صاحبِ ہمّت گنے جاتے ہیں ہم آپ کی خدمت میں از طرف مسیحان جنڈیالہ التماس کرتے ہیں کہ آپ خواہ خود یا اپنے ہم مذہبوں سے مصلحت کر کے ایک وقت مقرر کریں اور جس کسی بزرگ پر آپ کی تسلّی ہو اُسے طلب کریں اور ہم بھی وقت معیّن پر محفل شریف میں کسی اپنے کو پیش کریں گے کہ جلسہ اور فیصلہ

امورات مذکورہ بالا کا بخوبی ہو جاوے اور خداوند صراط المتقسیم سب کو حاصل کرے۔ہم کسی ضد یا فساد یا مخالفت کی رو سے اس جلسہ کے درپئے نہیں ہیں۔مگر فقط اس بنا سے کہ جو باتیں راست برحق اور پسندیدہ ہیں سب صاحبان پر خوب ظاہر ہوں۔دیگر التماس یہ ہے کہ اگر صاحبان اہل اسلام ایسے مباحثہ میں شریک نہ ہونا چاہیں تو آئندہ کو اپنے اسپ کلام کو میدان گفتگو میں جولانی نہ دیں اور وقت منادی یا دیگر موقعوں پر حجت بے بنیاد و لا حاصل سے باز آکر خاموشی اختیار کریں۔از راہ مہربانی اس خط کا جواب جلدی عنایت فرماویں تاکہ اگر آپ ہماری اس دعوت کو قبول کریں تو جلسہ کا اور ان مضامین کا جن کی بابت مباحثہ ہونا ہے معقول انتظام کیا جائے۔" (روحانی خزائن جلد6ص 60)

سوال نمبر۔18 : مکرم میاں محمد بخش صاحب نے ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب کی اس دعوت پر حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں کیا عرض کی؟

جواب: مکرم میاں محمد بخش صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت اقدس میں درج ذیل درخواست ارسال کی۔

" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نحمدہٗ ونستعینہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

حضرت جناب فیض مآب مجدد الوقت فاضل اجل حامی دین رسول حضرت غلام احمد صاحب

از طرف محمد بخش السلام علیکم۔گذارش یہ ہے کہ کچھ عرصہ سے قصبہ جنڈیالہ کے عیسائیوں نے بہت شور و شر مچایا ہوا ہے بلکہ آج بتاریخ ۱۱/اپریل ۱۸۹۳ء عیسائیان جنڈیالہ نے معرفت ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب امرتسر بنام فدوی بذریعہ رجسٹری ایک خط ارسال کیا ہے جس کی نقل خط ہذا کی دوسری طرف واسطے ملاحظہ کے پیش خدمت ہے۔عیسائیوں نے بڑے زور و شور سے لکھا ہے کہ اہل

اسلام جنڈیالہ اپنے علماء و دیگر بزرگان دین کو موجود کر کے ایک جلسہ کریں اور دین حق کی تحقیقات کی جائے۔ورنہ آئندہ سوال کرنے سے خاموشی اختیار کریں اس لئے خدمت بابرکت میں عرض ہے کہ چونکہ اہل اسلام جنڈیالہ اکثر کمزور اور مسکین ہیں اس لئے خدمت شریف عالی میں ملتمس ہوں کہ آنجناب ِللہ اہل اسلام جنڈیالہ کو امداد فرمائو۔ورنہ اہل اسلام پر دھبہ آجائے گا۔و نیز عیسائیوں کے خط کو ملاحظہ فرما کر یہ تحریر فرماویں کہ ان کو جواب خط کا کیا لکھا جاوے۔ جیسا آنجناب ارشاد فرماویں۔ویسا عمل کیا جاوے۔" (روحانی خزائن جلد6ص59)

سوال نمبر۔19 : حضرت مسیح موعودؑ نے جنڈیالہ کے مسلمانوں کی طرف سے اسلام کے دفاع کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے عیسائیوں کو کیا جواب ارسال کیا؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم - بخدمت میسحان جنڈیالہ

بعد ماوجب۔آج میں نے آپ صاحبوں کی وہ تحریر جو آپ نے میاں محمد بخش صاحب کو بھیجی تھی اول سے آخر تک پڑھی۔جو کچھ آپ صاحبوں نے سوچا ہے مجھے اس سے اتفاق رائے ہے۔بلکہ درحقیقت میں اس مضمون کے پڑھنے سے ایسا خوش ہوا کہ میں اس مختصر خط میں اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا۔یہ بات سچ اور بالکل سچ ہے کہ یہ روز کے جھگڑے اچھے نہیں اور ان سے دن بدن عداوتیں بڑھتی ہیں اور فریقین کی عافیت اور آسودگی میں خلل پڑتا ہے۔اور یہ بات تو ایک معمولی سی ہے اور اس سے بڑھ کر نہایت ضروری اور قابل ذکر یہ بات ہے کہ جس حالت میں دونوں فریق مرنے والے اور دنیا کو چھوڑنے والے ہیں تو پھر اگر باقاعدہ بحث کر کے اظہار حق نہ کریں تو اپنے نفسوں اور دوسروں پر ظلم کرتے ہیں۔اب میں دیکھتا ہوں کہ جنڈیالہ کے مسلمانوں کا ہم سے کچھ

زیادہ حق نہیں بلکہ جس حالت میں خداوند کریم اور رحیم نے اس عاجز کو انہیں کاموں کے لئے بھیجا ہے تو ایک سخت گناہ ہوگا کہ ایسے موقعہ پر خاموش رہوں۔ اس لئے میں آپ لوگوں کو اطلاع دیتا ہوں کہ اس کام کے لئے میں ہی حاضر ہوں۔" (روحانی خزائن جلد 6 ص 61)

سوال نمبر۔20 : حضرت مسیح موعودؑ نے سچے مسلمان اور سچے عیسائی کے پرکھنے کا طریق بیان فرمایا ہے۔؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا:

" تو یہ نہایت آسان مناظرہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اہل اسلام کا کوئی فرد اس تعلیم اور علامات کے موافق جو کامل مسلمان ہونے کے لئے قرآن کریم میں موجود ہیں۔ اپنے نفس کو ثابت کرے اور اگر نہ کر سکے تو دروغ گو ہے نہ مسلمان۔ اور ایسا ہی عیسائی صاحبوں میں سے ایک فرد اس تعلیم اور علامات کے موافق جو انجیل شریف میں موجود ہیں اپنے نفس کو ثابت کر کے دکھلائے۔ اور اگر وہ ثابت نہ کر سکے تو وہ دروغ گو ہے نہ عیسائی۔ جس حالت میں دونوں فریق کا یہ دعویٰ ہے کہ جس نور کو ان کے انبیاء لائے تھے وہ نور فقط لازمی نہیں تھا بلکہ متعدی تھا تو پھر جس مذہب میں یہ نور متعدی ثابت ہوگا اسی کی نسبت عقل تجویز کرے گی کہ یہی مذہب زندہ اور سچا ہے۔ کیونکہ اگر ہم ایک مذہب کے ذریعہ سے وہ زندگی اور پاک نور معہ اس کی تمام علامتوں کے حاصل نہیں کر سکتے جو اس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے تو ایسا مذہب بجز لاف گزاف کے زیادہ نہیں۔ اگر ہم فرض کر لیں کہ کوئی نبی پاک تھا مگر ہم میں سے کسی کو بھی پاک نہیں کر سکتا۔ اور صاحب خوارق تھا مگر کسی کو صاحب خوارق نہیں بنا سکتا اور الہام یافتہ تھا مگر ہم میں سے کسی کو ملہم نہیں بنا سکتا تو ایسے نبی سے ہمیں کیا فائدہ۔" (روحانی خزائن جلد 6 ص 62)

سوال نمبر۔21 : حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے مقابل پر آنے والے عیسائی پادری کے لئے کیا شرائط تحریر فرمائی ہیں۔؟

جواب:حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

" بالآخر یہ بھی واضح رہے کہ اس عاجز کے مقابلہ پر جو صاحب کھڑے ہوں وہ کوئی بزرگ نامی اور معزز انگریز پادری صاحبوں میں سے ہونے چاہئیں کیونکہ جو بات اس مقابلہ اور مباحثہ سے مقصود ہے اور جس کا اثر عوام پر ڈالنا مدنظر ہے وہ اسی امر پر موقوف ہے کہ فریقین اپنی اپنی قوم کے خواص میں سے ہوں۔ہاں بطور تنزل اور اتمام حجت مجھے یہ بھی منظور ہے کہ اس مقابلہ کیلئے پادری عماد الدین صاحب یا پادری ٹھاکر داس صاحب یا مسٹر عبداللہ آتھم صاحب عیسائیوں کی طرف سے منتخب ہوں اور پھر ان کے اسماء کسی اخبار کے ذریعہ سے شائع کر کے ایک پرچہ اس عاجز کی طرف بھی بھیجا جائے اور اس کے بھیجنے کے بعد یہ عاجز بھی اپنے مقابلہ کا اشتہار دے دے گا۔اور ایک پرچہ صاحب مقابلہ کی طرف بھیج دے گا۔" (روحانی خزائن جلد6ص63)

سوال نمبر۔22 : عیسائیوں کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کے مقابلہ پر آنے کا کیا جواب دیا گیا؟

جواب: عیسائیوں نے لکھا:

" جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیان سلامت

تسلیم۔عنایت نامہ آں صاحب کا وارد ہوا۔بعد مطالعہ طبیعت شاد ہوئی۔خاص اس بات سے کہ جنڈیالہ کے اہل اسلام کو آپ جیسے لائق و فائق ملے لیکن چونکہ ہمارا دعویٰ نہ آپ سے پر جنڈیالہ کے محمدیوں سے ہے۔ہم آپ کی دعوت قبول کرنے میں قاصر ہیں۔"

(روحانی خزائن جلد6ص64)

سوال نمبر۔23 : حضرت مسیح موعودؑ نے عیسائیوں کے اس انحراف کا کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا:

" آپ صاحبوں کا مسلمانوں کو مقابلہ کیلئے بلانا نہایت مبارک اور نیک تقریب ہے مجھے امید نہیں کہ آپ اس بات پر ضد کریں کہ ہمیں تو جنڈیالہ کے مسلمانوں سے کام ہے نہ کسی اور سے۔ آپ جانتے ہیں کہ جنڈیالہ میں کوئی مشہور اور نامی فاضل نہیں اور یہ آپ کی شان سے بھی بعید ہوگا کہ آپ عوام سے الجھتے پھریں اور اس عاجز کا حال آپ پر مخفی نہیں کہ آپ صاحبوں کے مقابلہ کے لئے دس برس کا پیاسا ہے اور کئی ہزار خط اردو انگریزی اسی پیاس کے جوش سے آپ جیسے معزز پادری صاحبان کی خدمت میں روانہ کر چکا ہوں اور پھر جب کچھ جواب نہ آیا تو آخر ناامید ہوکر بیٹھ گیا چنانچہ بطور نمونہ ان خطوں میں سے کچھ روانہ بھی کرتا ہوں۔ تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ آپ کی اس توجہ کا اول مستحق میں ہی ہوں۔ اور سوائے اس کے اگر میں کاذب ہوں تو ہر ایک سزا بھگتنے کیلئے تیار ہوں میں پورے دس سال سے میدان میں کھڑا ہوں جنڈیالہ میں میری دانست میں ایک بھی نہیں جو میدان کا سپاہی تصور کیا جاوے اس لئے بادب مکلف ہوں کہ اگر یہ امر مطلوب ہے کہ یہ روز کے قصے طے ہو جائیں اور جس مذہب کے ساتھ خدا ہے اور جو لوگ سچے خدا پر ایمان لا رہے ہیں ان کے کچھ امتیازی انوار ظاہر ہوں تو اس عاجز سے مقابلہ کیا جائے۔"

(روحانی خزائن جلد 6 ص 65)

سوال نمبر۔24 : ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب نے آخر حضرت مسیح موعودؑ کی دعوت مقابلہ کو قبول کر کے کیا جواب دیا؟

جواب: " بخدمت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان

جناب من۔مولوی عبدالکریم صاحب بمعیت معزز سفارت یہاں پہنچے اور مجھے آپ کا دستی خط دیا۔جناب نے جو مسلمانوں کی طرف سے مجھے مقابلہ کیلئے دعوت کی ہے اس کو میں بخوشی قبول کرتا ہوں آپ کی سفارت نے آپ کی طرف سے مباحثہ اور شرائط ضروریہ کا فیصلہ کرلیا ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ جناب کو بھی وہ انتظام اور شرائط منظور ہوں گے اس لئے مہربانی کر کے اپنی فرصت میں مجھے اطلاع بخشیں کہ آپ ان شرائط کو قبول کرتے ہیں یا نہیں۔"

(روحانی خزائن جلد6ص66/67)

سوال نمبر۔25 : حضرت مسیح موعودؑ نے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب کے اس خط کا کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مشفق مہربان پادری صاحب سلامت

بعد ماوجب میں نے آپ کی چٹھی کو اول سے آخر تک سنا میں ان تمام شرائط کو منظور کرتا ہوں جن پر آپ کے اور میرے دوستوں کے دستخط ہوچکے ہیں۔"

(روحانی خزائن جلد6ص69)

سوال نمبر۔26 : فریقین میں مباحثہ کی کل کتنی شرائط طے پائیں؟

جواب۔فریقین میں کل 16 شرائط مباحثہ طے پائیں۔

سوال نمبر۔27 : حضرت مسیح موعودؑ کے مقابل پر عیسائیوں کی طرف سے کونسا پادری مقرر ہوا؟

جواب: پادری ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب

سوال نمبر۔28 : مباحثہ جنگ مقدس کے لئے فریقین کو کتنے کتنے دن بحث کے لئے دیئے گئے؟

جواب: چھ دن مسلمانوں کو اور چھ ہی عیسائیوں کو۔ (روحانی خزائن جلد6 ص 67/68)

سوال نمبر۔29 : مقام مباحثہ کون سا شہر مقرر کیا گیا؟

جواب: امر تسر۔ (روحانی خزائن جلد6 ص 67/68)

سوال نمبر۔30 : حضرت مسیح موعودؑ نے مباحثہ کے چھ دن کے بعد ساتویں دن کے لئے کیا تجویز پیش فرمائی اور اس کے الفاظ کیا تجویز فرمائے؟

جواب: آپؑ نے فرمایا:

"میری دانست میں اس سے انسب طریق اور کوئی نہیں کہ ایک روحانی مقابلہ مباہلہ کے طور پر کیا جائے اور وہ یہ کہ اول سے اسی طرح ہر چھ دن تک مباحثہ ہو جس مباحثہ کو میرے دوست قبول کرچکے ہیں اور پھر ساتویں دن مباہلہ اور فریقین مباہلہ میں یہ دعا کریں مثلاً فریق عیسائی یہ کہے کہ وہ عیسیٰ مسیح ناصری جس پر میں ایمان لاتا ہوں وہی خدا ہے اور قرآن انسان کا افترا ہے خداتعالیٰ کی کتاب نہیں اور اگر میں اس بات میں سچا نہیں تو میرے پر ایک سال کے اندر کوئی ایسا عذاب نازل ہو جس سے میری رسوائی ظاہر ہو جائے اور ایسا ہی یہ عاجز دعا کرے گا کہ اے کامل اور بزرگ خدا میں جانتا ہوں کہ درحقیقت عیسیٰ مسیح ناصری تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے خدا ہرگز نہیں اور قرآن کریم تیری پاک کتاب اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تیرا پیارا اور برگزیدہ رسول ہے اور اگر میں اس بات میں سچا نہیں تو میرے پر ایک سال کے اندر کوئی ایسا عذاب نازل کر جس سے میری رسوائی ظاہر ہو جائے اور اے خدا میری رسوائی کے لئے یہ بات کافی ہوگی کہ ایک برس کے اندر

تیری طرف سے میری تائید میں کوئی ایسا نشان ظاہر نہ ہو جس کے مقابلہ سے تمام مخالف عاجز رہیں اور واجب ہوگا کہ فریقین کے دستخط سے یہ تحریر چند اخبار میں شائع ہوجائے کہ جو شخص ایک سال کے اندر مورد غضب الٰہی ثابت ہوجائے اور یا یہ کہ ایک فریق کی تائید میں کچھ ایسے نشان آسمانی ظاہر ہوں کہ دوسرے فریق کی تائید میں ظاہر و ثابت نہ ہو سکیں تو ایسی صورت میں فریق مغلوب یا تو فریق غالب کا مذہب اختیار کرے اور یا اپنی کل جائیداد کا نصف حصہ اس مذہب کی تائید کے لئے فریق غالب کو دیدے جس کی سچائی ثابت ہو۔"

(روحانی خزائن جلد6 ص70)

از شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ جرمنی